

نعی الناعی بموت الفرد أفًا

ابیات فی رثاء شیخ المشائخ استاذ العلماء المفتی الاعظم فقیہ النفس

العارف باللہ علامہ محمد فرید نور اللہ مرقده و قدس اللہ سرہ

الحافظ محمد ابراہیم الفانی . المدرس بجامعة دارالعلوم الحقانیہ اکوڑہ خٹک

نَعَى النَّاعِي بِمَوْتِ الْفَرْدِ أَفًّا	فَرِيدٌ وَافِيٌّ لِلْعَهْدِ أَفًّا
---	------------------------------------

موت کی خبر دینے والے نے ایک ایسی شخصیت کی وفات کی اطلاع دی جو کہ (اپنے اوصاف و کمالات کے لحاظ سے) منفرد تھا اور اس نے اللہ تعالیٰ سے جو وعدہ کیا تھا اس کو پورا کیا میں اس عظیم حادثہ پر افسوس کرتا ہوں۔

فَهَيْسُمُ عَالِمٌ جَبُرَ ذِكْرِي	لِذَمِّ الْكُفْرِ مِثْلُ السَّدِّ أَفًّا
-----------------------------------	--

وہ فرد فرید بہت ہی صاحب فہم و ذکاؤ اور بہت بڑے عالم تھے اور کفر کے مقابلے میں سد سکندری کی مانند رہے اس لیے یہ واقعہ بہت (حسرتناک) ہے اور میں اس پر افسوس کرتا ہوں۔

مُفَسِّرٌ وَقْتَهُ شَيْخُ الْحَدِيثِ	شَهِيرٌ فِي احْتِمَالِ الْكَذِّ أَفًّا
--------------------------------------	--

وہ اپنے وقت کے مفسر قرآن اور شیخ الحدیث تھے اور (دینی علوم کی ترویج و تدریس میں) انتہائی محنت و کوشش اور مشقت برداشت کرنے والے سے مشہور تھے۔

بُخَارِي عَصْرُهُ رَازِي زَمَانٍ	بِلَا رَيْبٍ بَغِيرِ الرَّدِّ أَفًّا
----------------------------------	--------------------------------------

وہ امام بخاری عصر اور امام رازی زمان تھے اس بات میں کوئی شک نہیں اور یہ بات بلا تردید اور بغیر کسی رد و قدح کے کہی جاسکتی ہے۔

فَقِيهٌ عَارِفٌ مُفْتٍ جَلِيلٌ	هُوَ الْقَائِمُ مَقَامَ الْجُهْدِ أَفًّا
--------------------------------	--

وہ فقیہ عارف (کامل) اور جلیل القدر مفتی اور (اس کے ساتھ) اجتہاد کے مقام اور مرتبہ پر فائز رہے

شَفِيقٌ مُشْفِقٌ شَيْخُ السَّلُوكِ	وَهَادِي النَّاسِ عَيْنُ الْوَدِّ أَفًّا
------------------------------------	--

وہ بہت ہی شفیق و مہربان اور تصوف و سلوک کے شیخ تھے وہ لوگوں کے رہبر اور سرچشمہ محبت تھے۔

مَلَاذُ الْقَوْمِ أَسْتَاذُ الْمَشَائِخِ	وَوَالِيْنَا وَلِيَّ الرَّشْدِ أَفًّا
--	---------------------------------------

وہ قوم کا مرجع و ماویٰ اور مشائخ کے استاد تھے۔ وہ ہمارے والی اور رشد و ہدایت والے تھے

أَمِينُ اللَّهِ سُلْطَانُ الْإِفَاضِلِ وَذُو حُسْنِ سَعِيدِ الْحَدِّ أُمَّاً

وہ (اس زمین پر) اللہ کے امین اور فضلاء کے سلطان اور بادشاہ تھے۔ صاحب حسن اور باسعادت بخت اور قسمت والے تھے۔

هُوَ السَّبَاقُ فِي مِيدَانِ عِلْمٍ وَحِيدٍ بَارِعٌ فِي الْمَجْدِ أُمَّاً

وہ میدان علم میں سب پر سبقت لے جانے والے اور (اپنے عمل و فضل کے حوالے سے) یکتا مجدد و شرف اور بزرگی میں ہاکمال تھے۔

وَسِعَ الْجَلِيمُ رَأْسُ الْإِتْقِيَاءِ بِأَوْصَافِ عَدِيمِ الْحَدِّ أُمَّاً

وہ انتہائی بردبار متقی اور پرہیزگار بزرگوں کے رئیس تھے آپ کے اوصاف کمال کی کوئی حد اور انتہا نہ تھی

بِپَاكِسْتَانِ لَيْسَ لَهُ نَظِيرٌ وَلَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الْهِنْدِ أُمَّاً

پاکستان میں (مجاہد تقویٰ و علم) آپ کی کوئی نظیر نہ تھی اور نہ ہندوستان میں آپ کا کوئی ثانی موجود تھا۔

دُمُوعُ الْهَجْرِ تَسْكُبُ مِنْ عَيْنٍ قَوَا أَسْفَا بِنَارِ الْوُجْدِ أُمَّاً

تمام لوگوں کی آنکھوں سے آپ کی جدائی اور ہجر پر آنسو جاری ہیں۔ اس سویش غم اور آتش فراق پر آنسو ہے۔

فِيَوْمِ وَقَاتِهِ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَيَوْمُ الْحَشْرِ يَوْمُ الْبُعْدِ أُمَّاً

آپ کی وفات کا دن (گواہ) قیامت کا دن ہے۔ اور آپ کی جدائی اور ہم سے دوری کا دن یوم الحشر ہے۔

فَفِي الْأَكْنَافِ ضَجٌّ وَاضْطِرَابٌ بِفُوتِ النَّجْمِ نَحْمُ السَّعْدِ أُمَّاً

تمام اطراف (عالم) میں شور (ماتم) مچا ہے اور ہر طرف اضطراب و پریشانی کا عالم ہے۔ اس ستارے کے غروب (فوت) ہونے پر جو کہ بلند قسمتی اور خوش بختی کا ستارہ تھا۔ (اس شعر میں اس ارشاد کی طرف اشارہ ہے

العلماء نجوم الارض یعنی علماء زمین کے ستارے ہیں)

وَتَبْكِي قَرَيْتِي حُزْناً وَغَمّاً زَرَوِينَا بِهَذَا الْفَقْدِ أُمَّاً

اور میرا قصبہ یعنی ہمارا زروبی آپ (حضرت مفتی صاحب) کی جدائی اور ہم سے غم ہونے پر غم اور حزن کی وجہ سے گریہ کننا ہے۔

أَنَا الْمَحْرُوقُ فَإِنَّ فِي الْفِرَاقِ وَشَيْخِي فِي نَعِيمِ الْخُلْدِ أُمَّاً

میں فانی آتش فراق میں جل رہا ہوں اور میرا شیخ (اور استاذ) جنت میں اس کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ مجھے اپنی اس حالت پر آنسو ہے۔